ختمِ نبوّت چونکہ نصوصِ قطعیہ سے ثابت ہے اِس لئے اس کے مقابلہ میں قیاس فاسد اور تاویلِ باطل کی کوئی حیثیت نہیں۔ اور اگر نبوّت کا اختتام نہ ہو تو پھر یہ خرابی لازم آتی ہے کہ ابدالآباد تک اَللّٰہ تعالیٰ کا نظامِ شریعت ناقص اور نامکمل ہے، جو کہ خداوندِ قدّوس کی ذاتِ والا صفات کے ہرگز لائق ہی نہیں۔ تعالی اللّٰہ عن ذٰلک علوًا کبیرًا۔

پروفیسر تاثیرؔ وجدان

الوداع اے ماہِ رمضان!

رمضان المبارک کے آخری ایّام میں ایک معتکف کے جذبات و تاثرات

مغفرت کا مہرباں موسم جدا ہونے کو ہے
رحمتِ حق کا اُمڈتا ابر چھٹ جانے کے بعد
نیم شب، نم دیدہ آنکھوں میں دعاؤں کے ہجوم
سوزِ استغفار ہوگا اب نہ وہ جذبِ سجود
دستکیں دے گی درِ کردوں پہ اب بھی ہر دعا
شیطنت ناچے گی پھر بندِ سلاسل توڑ کر
ماہِ پُر انوار! تیرے فیض سے کٹ کر حیات
ذکر الاّ اللہ کے اے عہدِ درخشاں، الوداع
اَلوداع، وجہ فروغِ رنگِ عرفاں، اَلوداع

شاخِ دل، خوں رو کر اب تو بے ثمر رہ جائیگی
پھر تپش سورج کی سر پر پھیل کر رہ جائیگی
کیسا غم تھا، یاد جس کی عمر بھر رہ جائے گی
دل میں باقی آرزوئے سیم و زر رہ جائیگی
لیکن اب روحِ دُعا بے بال و پر رہ جائیگی
اور نیکی بے سہارا، بے سپر رہ جائیگی
بے نصیب و بے مراد و بے اثر رہ جائیگی
باعثِ نشو و نمائے کشتِ ایماں، اَلوداع
اے قرارِ جان کے ایّامِ بہاراں، اَلوداع

ماہِ با برکات اے ماہ فروزاں، اَلوداع
اَلوداع اے ماہِ رمضاں، ماہِ رمضاں الوداع